سوال

چار ماہ کے لیے خاوند سفر پر گیا تو میں نے عدالت میں جا کر اپنی مرضی سے والد صاحب کی جانب سے ملنے والی حق وراثت سے دستبردار ہو گئی، لیکن میرا خاوند ایسا نہیں چاہتا تھا، کیونکہ اس نے میرے والد کی وفات سے قبل ان سے کچھ زمین خریدی تھی، اور ابھی اس کا رسمی طور پر انتقال نہیں ہوا تھا، میرے خاوند کو خدشہ ہے کہ میرے بھائی اس کے حق سے انکار نہ کر دیں، کیا میں نے ایسا کر کے غلطی تو نہیں کی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جمہور علماء کرام کے قول کے مطابق عورت اپنی ملیکت والی چیز میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ عورت عقل و دانش رکھتی ہو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" فصل : خرقی کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ عقل و دانش رکھنے والی عورت اپنے ملکیتی مال میں مکمل تصرف کر سکتی ہے، چاہے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے، یا پھر معاوضہ میں دے

امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور ابن منذر رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے

امام احمد رحمہ اللہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ عوض کے بغیر ایک تہائی حصہ سے زیادہ کے مال میں عورت کو تصرف کا حق حاصل نہیں، ثلث سے زائد میں اسے خاوند کی اجازت لینا ہوگی، امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے " انتہی

مزید آپ سوال نمبر (48952) کا بھی مطالعہ کریں

دیکھیں : المغنی (299/4).

لیکن خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے خاوند کو بتانا چاہیے، خاص کر جب مسئلہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ بھائیوں کی جانب سے اس کے خاوند کا حق ضائع ہونے کا احتمال ہے

جب حقیقتا آپ اپنے حق وراثت سے دستبردار ہو چکی ہیں تو اب آپ اپنے خاوند کو راضی کرنے کی کوشش کریں، اور اپنے بھائیوں کو یاد کرائیں کہ آپ کے خاوند آپ کے والد کی زمین میں حق ہے جو اس نے خریدی تھی، اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ حقوق ور بہت مقام رکھتے ہیں، اور لوگوں کا ناحق مال کھانا بہت ہی بڑا ظلم اور خطرناک عمل ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب